توسّل

شہزادہ حضرت قاسم ابن الحسن علیہ السلام

نذر مجرب ولیمہ

شہزادہ سبز قبا مظلوم عروس کربلا سے مدد مانگئے

اور مشکلات سے نجات پائیے

تدوین وتالیف

علامہ آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی، ادام اللہ ظلہ العالی

Presented By: https://jafrilibrary.com

شبِ ہفتم محرم الحرام ۱۴۴۱ھ بیت الزہراؑ میں مہندی شہزادہ کی برآمدگی

Presented By: https://jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

توسّل

شہزادہ حضرت قاسم ابن الحسن علیہ السلام

نذر مجرب ولیمہ

شہزادہ سبز قبا مظلوم عروس کربلا سے مدد مانگئے

اور مشکلات سے نجات پایئے

تدوین وتالیف

علامہ آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی، ادام اللہ ظلہ العالی

بیت الزھراؑ 494 سٹریٹ 106، سیکٹر I-8/4، اسلام آباد

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مجلس توسل کا فائدہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ذکر اھل بیتؑ شفاء الصدور

ہم اہل بیت کا ذکر صدور کے لئے شفاء ہے

(کبریت احمر جلد اول، ص ۱۳۳، مطبوعہ بیروت)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نذرانہ عقیدت

سرور چمن سرکار امن حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزند دلبند نوشہ کربلا حضرت قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقامات معنویہ وحقیقت نورانیہ سے اہل ایمان کو روشناس کرانے کے لئے اور منکرین حق وحقیقت دشمنان اہل بیت عترت کے ڈالے گئے دبیز پردوں کو برطرف کر کے معارف ومناقب قاسمیۂ کو سرزمین پاکستان میں پہلی بار منکشف کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہوئے اس گلدستہ مودت کو حضرت قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم والدہ مخدومہ مکرمہ طیبہ طاہرہ ومعظّمہ سیدہ ام فروہ سلام اللہ علیہا کی بارگاہ ملکوتی میں پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔ مخدومہ میری اس سعی ناتمام کو قبول فرمائیں اور آپ مجھے اپنے الطاف کریمہ سے فیض یاب فرمائیں بحق شہداء کربلا

متوسل در قاسمؑ

سید محمد ابوالحسن موسوی مشہدی

Presented By: https://jafrilibrary.com

سریع التاثیر عمل

ولیمہ حضرت قاسم بن الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایسی حاجت جو نہایت دشوار ہوں اور سبیل نظر نہ آتی ہو آپ حضرت شہزادہ قاسم ابن الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ولیمہ کی منت مانیں پھر چودہ (14) سادات مومنین (کل چودہ افراد) کے گھر جا کر ان الفاظ میں دعوت دیں کہ ”میں نے حضرت قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کربلا کے دولہا کا ولیمہ پکایا ہے آپ کو دعوت ہے“ پھر حسبِ استطاعت کھانا پکا کر پاکیزہ جگہ رکھ کر سات (7) مرتبہ الحمد اور پانچ (5) مرتبہ قل ھواللہ پھر سات (7) مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھ کر اول و آخر گیارہ (11) مرتبہ درود شریف کا ہدیہ شہید مظلوم حضرت قاسم ابن الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ہدیہ کریں اور دعوت پر آئے لوگوں میں تقسیم کریں مگر خود اور اپنے اہل خانہ کو ساتھ نہ کھلائے، جب لوگ دعوت ولیمہ کھا کر چلے جائیں تو بچا ہوا کھانا سامنے رکھ کر حضرت قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرثیہ عروسی پڑھیں، پھر دعا مانگیں ”یا حضرت صدیقہ کبریٰ سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا میں نے آپ کے پوتے امام حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے در یتیم اور حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے داماد حضرت قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ولیمہ پکایا ہے جس کا ولیمہ کربلا والے نہ کر سکے، مخدومہ اس کو قبول فرمایئے اور میری یہ حاجت (اپنی حاجت بیان کرے) اس کو پورا فرمایئے“ اس کے بعد وہ کھانا خود کھائیں اور اہل خانہ کو کھلائیں انشاءاللہ جلد حاجت پوری ہوجائے گی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝
وصلى الله على محمد و آله الطاهرين و لعنة الله على اعدائهم اجمعين

حرف اوّل

سلطان ارض وسماء کریم کربلا حضرت سید الشہداء علیہ التحیۃ والثناء روحی وارواح العالمین لمقدمہ فداہ نے جب صحرا کو معلیٰ بنایا تو اس رشک فردوس بریں سے سلسبیل وکوثر کی بہتر(72) نہریں جاری ہوئیں ہر نہر سے کائنات کو سیراب بھی کیا اور فیض یاب بھی ان انہار بہشتی میں ایک نہر شہزادہ سبز قباء کے فرزند حضرت قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے اس نہر مقدس ومطہر کے آب نورانی سے ایک قطرہ مومنین کرام کے لئے پیش کررہے ہیں۔ انشاء اللہ جہاں حاجت مندان، متوسلین، در آلِ محمدؐ کے لئے رحیق مختوم ہے تو وہاں دم توڑتی امیدوں کے لئے آب حیات ثابت ہوگا اور یہ تحریر انقلاب لائے گی۔ بادہ نشین عشق آلِ محمد علیہم السلام کے کیف ووجدان میں اضافہ ہوگا۔ یہ جامع کاوش ہے جو ایک دیباچہ اور دو مقدموں پر مشتمل ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

دیباچہ

انعقاد محافل ومجالس توسل

توسل کی مجالس کا انعقاد وذکر آلِ محمد علیہم السلام کی غرض سے ہے اوران مجالس کا حکم خود آئمہؑ نے دیا ہے۔

بلاشبہ ایک انسان طہارت کامل کے ساتھ خود ذکر آلِ محمدؐ بیٹھ کر کر سکتا ہے، ذکر مصائب پر آنسو بہا سکتا ہے مگر جب چند مومن مل کر تذکرہ اہل بیتؑ کرتے ہیں تو یہ مجلس کہلاتی ہے اوران کے منعقد کرنے کے متعلق احادیث متکاثرہ وارد ہیں۔

مجلس کے ذکر کا حکم

عن جابر بن عبد الله الانصاری ان النبی صلی الله علیه و آلهٖ وسلم قال فزینوا مجالسکم بذکر علی ابن ابی طالب

(ملاحظہ فرمائیں: بشارۃ المصطفیٰ ص۶۰، کبریت احمر، ص ۱۳۴

صحابی جلیل جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی مجالس کو علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر سے زینت دو۔

ذکر امیر المومنینؑ کی مجالس کا حکم دیا ہے ہر وہ مجلس بے زینت و بے رونق ہے جس میں ذکر امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نہیں ہوتا۔ ذکر امیر کائنات کا حکم خود رسول خدا صلی اللہ علیہ و

Presented By: https://jafrilibrary.com

آلہٖ وسلم نے دیا لہٰذا مجالس کا انعقاد واجب و لازم ہے۔

سید المجالس

حضرت صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

الاو ان لکل شی سیداء و سید المجالس ''مجالس الشیعہ آگاہ ہو جاؤ کہ ہر شے کا سردار ہے اور سردار مجالس ہمارے شیعہ کی مجالس۔

ملاحظہ فرمائیں: کبریت احمر، ج ۱، ص ۱۴۳

مجالس کا حکم

حضرت امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

جو ہمارے مصائب کو یاد کر کے خود روئے اور دوسروں کو رلائے تو اس کی آنکھ قیامت کے دن نہیں روئے گی جبکہ دوسری آنکھیں رو رہی ہوں گی اور جو شخص ایسی مجالس میں جا کر بیٹھے جس میں ہمارے امر کو زندہ کیا جا رہا ہو تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن دوسروں کے دل مریں گے۔

ملاحظہ فرمائیں: عیون اخبار الرضا، ج ۱

حضرت کشاف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد

فضل ابن یسار سے فرمایا کیا تم اپنی مجالس میں ہمارا تذکرہ کرتے ہو؟ فضل ابن یسار نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

عرض کی کہ یا فرزند رسول مجالس کا مقصد آپ کا ذکر ہی ہے۔حضرت نے ارشاد فرمایا: تمہاری یہ مجالس ہمیں محبوب و مطلوب ہیں۔اے فرزند بیار ایسی مجالس کا انعقاد کروانے میں ہماری یاد تازہ رکھا کرو۔

فضل یاد رکھو جو شخص ہمارا تذکرہ کرے یا جس شخص کی آنکھ سے ہمارے ذکر پر ایک آنسو بھی نکل پڑا، اس کے گناہوں کی تعداد سمندر کے قطرات کی مانند بھی ہوگی تو اللہ اسے معاف فرما دے گا۔

(ملاحظہ فرمائیں: الدمعۃ الساکبہ، ص ۹۷، مطبوعہ بیروت)

مجالس ونزول ملائکہ

ثقۃ المحدثین فاضل دربندی قدس سرہ

ملائکہ مجالس میں حاضر ہوتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: اسرار الشہادت، ص ۲۷، مطبوعہ ایران

نزول ملائکہ اور خوشبو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ہمارے لوگ فضائل علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں حتیٰ ینزل علیھم الملائکۃ حتیٰ کہ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان کو چہار اطراف سے گھیرے میں لیتے ہیں جب مجلس اختتام پذیر ہوتی ہے تو فرشتے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں تو آسمان پر دیگر ملائکہ ان سے سوال کرتے ہیں۔تم سے بہت اعلیٰ وعجیب خوشبو آ رہی ہے یہ کہاں سے آئی ہے۔وہ جواب

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں کہتے ہیں ہم زمین پر مجالس اہل بیتؑ میں شریک ہوئے ہیں جوان کی قوم (شیعہ) مجالس کررہے ہیں یہ اس مجالس پاک کی خوشبو ہے۔

(ملاحظہ فرمائیں: الکبریت الاحمر ج ا ص ۱۳۴، مطبوعہ بیروت)

مجالس آل محمدؐ کا مرتبہ و مقام

سرکار آیت اللہ العظمیٰ جعفر شوستری قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں

یہ مجالس ان چودہ خصوصیات کی حامل ہیں جو مشاہد مشرفہ کے لئے مخصوص ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ ان پر خداوند عالم درود و سلام بھیجتا ہے۔

۲۔ ان مجالس میں ملائکہ و مقربین نازل ہوتے ہیں۔

۳۔ یہاں آنے والوں کے لئے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المومنینؑ، جناب صدیقہ طاہرہ اور حضرت امام حسین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین دعائے خیر کرتے ہیں۔

۴۔ حسین علیہ السلام آنے والے (زائرین اور رونے والوں) کو دیکھتے ہیں۔

۵۔ حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام مجالس میں شرکت کرنے والوں سے خطاب اور گفتگو کرتے ہیں

۶۔ یہ امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پسندیدہ عمل ہے۔

۷۔ عتبات عالیات مقام عرفہ کی مثل ہیں۔

۸۔ انہیں مشعر الحرام کی حیثیت حاصل ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

۹۔ ان کی اہمیت حطیم کی مانند ہے۔ حطیم کعبہ کا وہ رکن ہے جو حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان واقع ہے۔ یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

۱۰۔ ان آئمہؑ کی ضریح مقدس کے طواف کا ثواب خانہ کعبہ کے طواف کے برابر ہے۔ (یہاں پر شبیہ علم وتعزیہ مراد ہے)

۱۱۔ ان کا رتبہ گنبد حسینی کے برابر ہے۔

۱۲۔ یہ مجالس بھڑکنے والی جہنم کی آگ کو بجھا دیتی ہیں۔

۱۳۔ بہشت میں پانی کا سرچشمہ ہے جسے آب حیات کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

۱۴۔ زیارت سے واپس آنے والا ایسی مجالس کا خطیب قرار پاتا ہے جس کی ابتداء خلقت سے پہلے کا عرش اور انتہا محشر ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: خصائص حسینیہ، ص ۲۵۶/۲۵۵، مطبوعہ ایران

کشف اشتباہ

ہم نے تبرکاً چند احادیث زیب قرطاس کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جب کہ انعقاد مجالس کے متعلق احادیث کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ لہٰذا یہ احادیث اس پر شاہد عدل ہیں کہ مجالس میں ذکر آلِ محمدؑ کیا جائے جب ذکر ہوتا ہے تو ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ اہل مجالس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ حضرات محمد و آلِ محمد علیہم السلام خود ان مجالس میں تشریف لاتے ہیں اور شریک مجلس کے لئے دعا کرتے ہیں تو معجزات حضرات محمد و آلِ محمد علیہم السلام کے پڑھنے پڑھانے پر اعتراض بے بنیاد ہے۔ آلِ محمد علیہم السلام کے معجزات لا تعداد ہیں ان میں سے چند معروف و معاجز حل مشکلات کی غرض سے پڑھے جاتے ہیں۔ یہ صدیوں سے اہل ایمان

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں مروج ہیں اور ہمیشہ علماء اعلام نے ان کی توثیق کی ہے وجہ یہ ہے کہ ذکر آل محمد علیہم السلام کی مجلس ہے۔ لہٰذا ان مجالس سے فیض حاصل کرنا اہل ایمان کا حق ہے۔

حضرت امام زادہ قاسم بن الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عروسی اور منکرین کے جاہلانہ اعتراضات کا جواب

پہلا اعتراض حضرت قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درود مسعود مافوق البشر ہونا

حضرت شہزادہ قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ورود مسعود نوعِ انسانی کی پیدائش سے جدا اور معجزانہ ہے منکرین عظمت مقصرین فضیلت کا اعتراض کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایماض رفع اعتراض

بے شک حضرت شہزادہ قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرۂ ارض پر جلوہ افروز ہونے کا واقعہ ورود مسعود عام نوع انسانی سے ہٹ کر ہے لیکن اس خانوادہ عصمت کے لئے یہ نئی بات نہیں۔ بلکہ شہزادہ والا شان کے اس عالم ارضی میں آمد سے پہلے حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کاشانۂ ولایت میں حضرت محمد حنفیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت بھی عام روش نوع انسانی سے ہٹ کر ہوئی ہے چنانچہ محدثین نے فرمایا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

ولادت حضرت محمد حنفیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تدریجی نہیں بلکہ آن واحد میں ہوئی

حضرت سلمان فارسی سلام اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب خولہ حنفیہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لے گئے۔ مخدومہ مکرمہ استقبال واکرام کے لئے کھڑی ہوگئیں اور عرض کیا اے میرے مولا وآقا میری خواہش وتمنا ہے کہ میرا بیٹا ہو۔ اسی وقت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا ''احملی محمداً'' محمد کے لئے حاملہ ہو شہزادی جناب خولہ حنفیہؑ اسی لمحہ حاملہ ہوگئیں۔ ثم قال لها ووضعی محمداً۔ پھر فرمایا محمد حنفیہ کی ابھی ولادت ہو۔ اسی وقت طرفۃ العین میں یعنی آنکھ جھپکتے ہی محمد حنفیہ کی ولادت ہوگئی۔

اللهم صل علی محمد و آل محمد

ملاحظہ فرمائیں: الدمعہ الساکبہ، ج۲، ص۲۶۴، مطبوعہ بیروت،

مجمع النورین کتاب ملائکہ، ج۱، ص۲۳۲/۲۳۳، مطبوعہ ایران

مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ خانوادہ عصمت وطہارت کے افراد کی دنیا میں آمد نوع انسانی کے طریقہ پیدائش ولوازمات سے مافوق ہے لہٰذا حضرت قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت بھی مثل ولادت محمد حنفیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے جیسا کہ اس کتاب کے باب میں موجود ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عروسی حضرت قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام

دوسرا اعتراض

منکرین ومقصرین کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ حضرت شہزادہ قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شادی نکاح ہوا ہی نہیں اس لئے کہ شہزادہ عالی وقار کی عمر شریف تیرہ برس تھی لہٰذا کم عمری میں شادی کیسے ہوگئی۔

عقد قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوعمری کی شادی یا نکاح پر کوئی شرعی قدغن نہیں نابالغ کے نکاح کے صیغے باب نکاح میں موجود ہیں اور خود آلِ محمد علیہم السلام میں ایسے کئی نکاح ہوئے ہیں جو تاریخ میں محفوظ ہیں۔

حضرت امام تقی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نکاح

امام جوادؑ اپنے پدر بزرگوار حضرت امام رضاؑ کی شہادت کے وقت مدینہ میں تھے اس وقت حضرت جوادؑ کی عمر سات سال تھی مامون عباسی نے اسی سال اپنی لڑکی ام الفضل کی شادی امام جوادؑ کے ساتھ کردی اس وقت ام الفضل کی عمر نو سال تھی۔

(ملاحظہ فرمائیں: مصائب آل محمد، ص ۹۰، مطبوعہ لاہور جامعہ المنتظر)

جامعہ المنتظر لاہور کے مشہور مدرس جناب علامہ موسیٰ بیگ صاحب نے اس کتاب کا ترجمہ کیا اور جامع ہی سے شائع ہوئی ہے۔ اگر سات برس کی عمر میں امام کی شادی ہوسکتی ہے تو پھر عقد شہزادہ قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض بے بنیاد ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

سرکار آیت اللہ العلامہ محمد فاضل المسعودی مدظلہ العالیٰ

آپ نے عقد قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایت کو مفصل سے بیان فرمایا ہے اور اس کی جامع توثیق فرمائی۔

ملاحظہ فرمائیں: اسرار حسینیہ، ص ۴۲۴، مطبوعہ ایران

سرکار سید العلماء علامہ سید نقی نقویؒ مجتہد لکھنوی

آپ نے اس کی مکمل توثیق فرمائی اور لکھا ہے روز عاشور امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کو پورا کیا اور عقد قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوا۔

ملاحظہ فرمائیں: مقالات سید العلماء، ص ۲۲۴/۲۳۰، مطبوعہ کراچی)

ہمارے بزرگ اعلام ومحدثین نے اس عقد کو ہمیشہ اپنی کتب میں لکھا ہے۔ تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل کتب ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ المنتخب للطریحی، ص ۳۹۰، مطبوعہ ایران

۲۔ اسرار الشہادۃ، ص ۳۰۹، مطبوعہ ایران

۳۔ معالی السبطین، ج ۱، ص ۴۵۷، مطبوعہ ایران

۴۔ مدینۃ المعاجز، ج ۲، ص ۶۳/۶۵ مطبوعہ بیروت

۵۔ مصائب المعصومین، ص ۲۴۶، مطبوعہ ایران

۶۔ آیت اللہ محمود بن مہدی موسوی دہ سرخی، ص ۱۳

۷۔ رمز المصیبۃ، ج ۲، ص ۲۱۸/۲۱۹

۸۔ علامہ آیت اللہ الشیخ محمد آل سیف الخیطی وفیات الائمہ، ج ۱، ص ۱۲۸، مطبوعہ بیروت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۹۔ حضرت آیت اللہ محمد جواد ترابیؒ از مدینہ تا مدینہ، ص ٦٢٦، مطبوعہ ایران
۱۰۔ آیت اللہ علامہ مولیٰ حبیب اللہ شریف کاشانی قدس سرہ تذکرۃ الشہداء، ج ۱، ص ۴۱۴، مطبوعہ ایران
۱۱۔ آیت اللہ محدث یزدی، بیت الاحزان، ص ۲۳۲/۲۴۳، مطبوعہ ایران، طبع قدیم
۱۲۔ آیت اللہ میرزا جواد تبریزی دام ظلہ، الانوار الالھیۃ فی المسائل، العقائد، ص ۱۴، مطبوعہ ایران
۱۳۔ آیت اللہ علامہ میرزا محمد ابراہیم مروری جوہری۔ طوفان البکا، ص ٤٦٦، مطبوعہ ایران
۱۴۔ آیت اللہ مولیٰ نوروز علی فاضل بسطامی، امواج البکا، ص ۲۲۰/۲۲۱
۱۵۔ زبدۃ المصائب، ص ٦٤٥ تا ٦٥٨، مطبوعہ انڈیا، طبع قدیم
۱۶۔ سرور المومنین، ص ۲۷۱، مطبوعہ ایران

حجلہ عروسی روشن ثبوت

کربلا معلّٰی میں آج بھی حجلہ عروسی موجود ہے اسی حجلہ عروسی کی زیارت خاص و عام ہر کوئی کرتا ہے، یہ حجلہ عروسی عقد قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کھلا ثبوت ہے، محرم میں شہزادہ کی سیج اور مہندی اس کی شبیہ ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

مقدمہ اول

اولیاء کی نذر و نیاز کا ثبوت

حضرات اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نذورات صدر اسلام شیعہ میں مروج چلی آ رہی ہیں نہ تو ہمارے آئمہ علیہم السلام نے ان سے منع کیا اور نہ ہی فقہانے۔ یہی وجہ ہے کہ حوزۂ علمیہ نجف اشرف قم مقدسہ اور مشہد مقدس اسی طرح حوزہ علمیہ زینبیہ میں لا تعداد منت و نذر مروج ہیں جیسا کہ عرب شیعوں میں ایک مشہور منت ہے کہ وہ رفع مشکلات کے لئے حضرت ام النبین صلوٰۃ اللہ علیہا کی نذر کا دنبہ دیتے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان اور پاکستان میں صحیح العتقاد شیعہ مشکلات کے برطرف ہونے کے لئے اہل بیت علیہم السلام حضرت باب الحوائج مولا ابوالفضل العباس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حاضری دیتے ہیں اور نذورات کا اہتمام کرتے ہیں۔

بدقسمتی سے اغیار کی اولاد معنوی شیخ خالصی آنجہانی اور پھر پاکستان میں ترویج بدعت و تقصیر کے بانی مشہور بے دین اور گمراہ ضال و مضل خارج از ملت تشیع صدر المقصرین اور اس کے ہم نوالہ و ہم پیالہ حاشیہ نشین مختلف طریقوں سے موالیان حیدر کرارؑ کو عقائد حقہ سے ہٹانے کی سعی مذموم میں مصروف ہیں یہ گمراہ مولوی جن کی زبان سے ابلیس بولتا ہے، شیعیان حیدر کرارؑ پر مختلف ہتھکنڈے آزماتے رہتے ہیں۔ لہٰذا اغیار کے نظریات انہی بے دین لوگوں کے ذریعہ بے اطلاع شیعہ تک پہنچتے ہیں اور وہ ان کی ظاہری نمود و نمائش سے متاثر ہو کر ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ 1998ء زنجانی جنتری میں ہماری طرف سے اسرار غیبی پھر 1999ء میں امامیہ جنتری میں کچھ نذورات افادۂ مومنین کے لئے اسرار غیبی شائع ہوئی

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہیں مقصد مومنین کو مشکلات سے نکالنا اور عشق اہلبیت علیہم السلام ان کے دلوں میں تیز کرنا ہے۔ جب یہ مقالات زنجانی جنتری، امامیہ جنتری اور خود مجلّہ علمیہ لسان صدق جلد ششم شمارہ ششم ماہ اگست 1998 میں شائع ہوئے تو اس کے بعد متعدد خطوط اور ٹیلی فون ہمیں وصول ہوئے جس میں مومنین کرام نے ہماری کوشش پر ہمیں خراج تحسین پیش کیا۔ جس کا ریکارڈ ہمارے پاس محفوظ ہے۔

ہاں چند دشمنان عقل وخرد نے زبان درازی کی لیکن اہل بیت علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ان کو اس کی فوراً سزا دی اور وہ لوگ مختلف مصائب و آلام میں گرفتار ہو گئے انہی ناعاقبت اندیش جاہلوں کی انگیخت پر کچھ اونٹنی سوار میدان میں آ گئیں لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ نذورات کے متعلق مفصل شیعہ اور سنی حتیٰ کہ اہل حدیث کی کتب سے ثبوت فراہم کریں کہ اولیاء اللہ کی نیاز کے نہ صرف شیعہ بلکہ تمام اہل اسلام قائل ہیں۔ واضح رہے کہ سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں میں پڑھنے سے چند فنون تو حاصل ہو سکتے ہیں لیکن علم حقیقی حاصل نہیں ہوتا اگر پی ایچ ڈی کرنا یا کالج سکول میں پڑھنا ہی علم حقیقی ہے تو زمین پر بہت سارے علم موجود ہیں جو ترقی یافتہ بھی ہیں اور بعض ایٹمی پاور بھی بن چکے ہیں مگر ان میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو پی ایچ ڈی ہونے کے باوجود بتوں کے آگے ہاتھ جوڑے بیٹھے ہیں اور پی ایچ ڈی کرنے کے باوجود وہ جاہل ہیں۔

مشہور دانشور سعدیؒ کا فرمان ہے۔

علم که راه حق نه نمائید جهالت است

وہ علم کہ جس سے حق کا راستہ ظاہر نہ ہو جہالت ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

علم حقیقی

یاد رہے علم حقیقی مدارس کالجوں، یونیورسٹیوں سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ حضرت فرماتے ہیں۔ علم حقیقی یہ نہیں جو کتابوں کے پڑھنے، حاشیوں کے رٹنے، علماء کے مقالات اور کتب کے الفاظ حفظ کر لینے سے حاصل ہوتا ہے بلکہ یہ تو تقلید ہے اور علم تو وہ ہے جو مومن کے قلب پر روز بروز ساعت بہ ساعت منجانب اللہ فیضان ہو جس سے حقائق اشیاء اور معارف حق اس پر منکشف ہو جائیں کہ جس سے نفس کو اطمینان کلی حاصل ہو جائے اور اس سے سینہ کھل جائے شرح صدر ہو جائے اور آئینہ دل روشن ہو جائے۔

قال صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم العلم نور وضیاء یقذفه اللّٰه فی قلوب اولیاء

ملاحظہ فرمائیں: کلمات مکنونہ ص ۲۳۹، مطبوعہ ایران

ترجمہ: سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم نور ہے ضیاء ہے جو اولیا (اللہ کے دوستوں) کے دلوں پر جاری ہوتا ہے اس طرح یہ حدیث بھی ہے کہ جس نے چالیس دن اخلاص سے اس کی عبادت کی اور چالیس دن اللہ کے لئے مخصوص کئے چشمہ حکمت اس کے دل سے پھوٹ پڑے گا۔

(ملاحظہ فرمائیں: بحر المعارف، ص ۸۷، مطبوعہ ایران)

علم حقیقی عرفان اہلبیتؑ کے ساتھ ہے اور علم حقیقی نہ تو کتابیں پڑھنے سے ملتا ہے اور نہ سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں و مدارس وغیرہ میں جانے سے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

قدوۃ السالکین عالم ربانی شیخ بہائیؒ فرماتے ہیں

ایھا القوم الذی فی المدرسہ
کلما حصلتموہ وسوسہ
علم نہ بود غیر علم عاشقی
ما بقی تلبیس ابلیس شقی

ترجمہ: جس علم پر لوگوں کو ناز ہے یہ تو علماء عارفین کے نزدیک ابلیس شقی کی تلبیس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

ملاحظہ فرمائیں: کشکول ص ۱۴۱/۱۴۲، مطبوعہ ایران

علم اصلی و حقیقی علم معرفت اہلبیتؑ ہے اگر معرفت اہلبیتؑ نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے اور جن سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں، مدرسوں، حوزوں سے معرفت اہلبیت نہ ملے جن کتابوں سے عشق اہلبیتؑ نہ ملے، جن علماء کے بیانات سے معرفت نورانیہ حاصل نہ ہو ان مولویوں سے، کتابوں سے، مسجدوں، مدرسوں سینہ صرف ہم بیزار ہیں بلکہ ہمارے رہنما، رہبر جہان اسلامی امام امتؒ بھی بیزار تھے۔

آیت اللہ خمینیؒ فرماتے ہیں

من از مسجد و مدرسہ بیزار شدم

ملاحظہ فرمائیں: دیوان امامؒ، ص ۱۴۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

مقدمہ دوم

نذر ونیاز اور منت

اول: حضرت قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منت ایسا عمل مجرب کہ کوئی بھی صحیح النسب اس کا انکار نہیں کرسکتا۔ سرکار آیت اللہ العظمیٰ عارف باللہ سید وجیہہ الدین موسوی اعلیٰ اللہ مقامہ نے اپنی تصنیف لطیف نور الانوار، ج ۲ میں حضرت حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقامات معنوی کو بیان کرتے ہوئے اس منت (نذر) ولیمہ قاسمؑ کو بیان کیا ہے اور اس کے فوائد اور آثار بھی لکھے ہیں۔ اسی طرح ہمارے جلیل القدر علماء نے حضرت مسلم بن عقیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرزندان صلوٰۃ اللہ علیہما کی نیاز کو بیان کیا ہے ہمارے اولیاؒ اور صالحینؒ جنھوں نے مذہب اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ترویج کی ہے ان کے ملفوظات ہمارے پاس محفوظ ہیں انہوں نے بھی اس کو بیان کیا ہے واضح ہو کہ پاکستان و ہندوستان کی شیعت فقراء اور اولیاء کی پھیلائی ہوئی ہے۔ سب سے پہلے شیعت پھیلانے کا کام ہماری موسوی سادات کے آباؤ اجداد نے ہی کیا ہے جب وہ لوگوں کو اسلام اور تشیع کی طرف راغب کر چکے، حسینؑ حسینؑ اور علیؑ علیؑ کرا چکے بعد میں علماء نے اپنی خدمات مذہب کے لئے پیش کیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک اہل طریقت اور فقراء نظام ملت چلاتے رہے، ملت کا سر بلند رہا اور جب بدعقیدوں ملاؤں کے ہاتھ میں زمام قیادت آئی تو ملت تنزل کا شکار ہوگئی۔ موجودہ زوال ملت کا سبب جہالت نواز مولوی اور نام نہاد لیڈر ہیں جن کو نہ عرفان کا پتہ ہے اور نہ علوم باطنی کا اگر یہ لوگ معرفت اور طریقت سے آشنا ہوتے تو قوم اس اعتقادی اور اخلاقی انحطاط کا شکار نہ ہوتی جب تک ہمارے فقراء موجود تھے وہ ہر طرح سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

روحانی وفکری تربیت کا فریضہ انجام دیتے رہے انہوں نے کشف صریح اور طریق صحیح وادلہ قطعیہ سے معارف پیش کئے تو پھر علماء نے کتابی حوالہ جات کے ذریعے ان کی تائید کی خواہ 22 رجب المرجب کی حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیاز ہو یا دسترخوان امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام، نذر علی اصغر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نذر شربت اور دودھ یا جناب سکینہ سلام اللہ علیہا اور حضرت زینب سلام اللہ علیہا اور حضرت باب الحوائج موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد میں کڑیاں اور قلایہ ہو حضرت قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ولیمہ ان سب کو اہلبیت علیہم السلام کی تائید حاصل ہے اگر ان کو تائید نہ ہوتی تو یہ غیر مؤثر اور متروک ہو جاتے اصل میں یہ نذر و نیاز ان سے توسل اور ان کی یاد ہے۔ حضرت قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ولیمہ واقعہ کربلا کے اس انتہائی رنج والم سے بھرپور واقعہ کی یاد ہے جیسا کہ علامہ علی نقی لکھنوی نے فرمایا ہے کہ 10 ویں محرم الحرام کی وصیت مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تحت مولًا نے عقد کیا اور چند ساعت بعد شہزادہ والا شان کی شہادت ہوگئی ملاحظہ ہو مقالات سید العلماء اور ہماری عظیم الشان کتاب احقاق الحق آج بھی کربلا میں شہزادہ کا حجلہ عروسی موجود ہے اگر اولاد ابوجہل اس وقت بھی کربلا کے حجلہ عروسی کا انکار کرے تو یقیناً ان کے نسبی فتور شجرہ مخلوطہ ہی کی دلیل ہوگی۔ نذر و منت ولیمہ قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک پہلو مصائب قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد ہ ءاور مصائب قاسم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یاد کو مٹانے کے درپے سوائے یزید اور اولاد یزید کے کوئی نہیں ہوسکتا معترض کا یہ کہنا کہ یہ ولیمہ وغیرہ کی رسوم جن کا پنجتن پاکؑ کی ذات سے کوئی تعلق نہیں اس کا مظہر ہے اعتراض کرنے والا جاہل مطلق ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

ولیمہ اور اہل بیت علیہم الصلوٰۃ والسلام

پہلی بات یہ ہے کہ جو نکاح کا قائل ہے وہ ولیمے کا بھی قائل ہے بعید نہیں کہ معترض ولد النکاح کی بجائے ولد السفاح ہو البتہ اضافہ علم کے لئے چند حوالہ جات ہم پیش کرتے ہیں۔

آنخضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا فرمان واجب الاذعان

الولیمة اول یوم حق روز اول ولیمہ لازم ہے یعنی حق ہے

۱۔ ملاحظہ فرمائیں فروع کافی، ج ۵، ص ۳۶۸، مطبوعہ ایران

۲۔ وسائل الشیعہ کتاب النکاح، ج ۱۶، ص ۶۵

۳۔ حلیۃ المتقین، ص ۶۹ در آداب نکاح

سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ولیمہ

حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا سے جب عقد ہوا تو تین دن تک اہل مکہ کے لئے عظیم الشان ولیمہ کیا گیا۔ عنبر مشک اور جوہر سے معطر قیمتی مسندیں قالین غلیچے اور تکیئے لگائے گئے۔ ام المومنین حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا کے فرق مطہر سر اقدس پر سرخ سونے کا تاج رکھا گیا جس پر موتی، ہیرے، جواہرات لگے ہوئے تھے۔ خالص سونے کے جوتے جن پر فیروزہ خالص جڑے ہوئے تھے اور بی بی سلام اللہ علیہا نے زمرد اور یاقوت کے ہار گلے میں پہنے ہوئے تھے۔

۱۔ ملاحظہ فرمائیں: بحار الانوار، ج ۱۶، ص ۷۲، مطبوعہ بیروت

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۔ ریاحین الشریعہ، ج۲، ص ۲۴۷

پس یہ ثابت ہو گیا کہ ولیمہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے اسی رسولؐ کے بیٹے قاسم بن حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نکاح کربلا میں ہوا اور اس کی یاد میں مہندی کی شبیہہ نکالی جاتی ہے اور یہ منت ولیمہ بھی حضرت ام فروہ علیہا السلام کی یاد ہے اگر یہی شادی مدینہ میں ہوتی تو یقیناً حسن مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے در یتیم کا عظیم الشان ولیمہ ہوتا اولاد رسولؐ کی یادگار عظیم ہے اور اس کا اجر بھی عظیم ہے۔

محبت نواسہ رسولؐ میں مال خرچ کرنا

حدیث قدسی میں وارد ہے جو بھی بندہ نواسہ رسول اور اہل بیت علیہم السلام کی محبت میں اپنے مال میں ایک درھم خرچے مَیں اس کے مال میں برکت ڈال کر اس کو ستر درھم کے برابر کر دوں گا۔

ملاحظہ فرمائیں: رسوم الشیعہ فی میزان الشریعہ، ص ۲۶۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

قرض حسنہ

وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا (سورۃ المائدہ، آیت ۱۲) کی تفسیر میں وارد ہے کہ جو شخص عزاداری امام مظلوم کے لئے مال خرچ کرتا ہے یہ خدا کو قرضہ حسنہ دیتا ہے خداوند عالم اس کے عوض وہ دے گا جسے کوئی شمار نہیں کرسکتا سوائے ذات باری تعالیٰ کے۔

ملاحظہ فرمائیں: خصائص الحسینیہ، ص ۱۵۸، مطبوعہ ایران

Presented By: https://jafrilibrary.com

کشاف الحقائق حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان واجب الاذعان

برید عجلی کہتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مدینہ میں مشرف ہوا اور خدمت اقدس میں عرض کیا کہ اے فرزند رسولؐ میں صاحب ثروت تھا لیکن حالات تبدیل ہو گئے اور میں فقیر ہو گیا ہوں حضرتؑ نے فرمایا کہ جب تم کوفہ واپس جاؤ تو مجلس اطعام منعقد کرو اور 10 مومنین کو دعوت دو کھانے کے بعد انہیں کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں۔ خداوند عالم تجھے اس مصیبت سے نجات دے برید عجلی کہتے ہیں کہ میں حضرتؑ کے حکم پر کیا اور پریشانی سے نجات حاصل ہوئی اور میرا فقر و فاقہ دور ہو گیا۔

ملاحظہ فرمائیں: اسرار معراج، ص ۵۳، مطبوعہ ایران

حجت الاسلام والمسلمین الحاج شیخ علی قرنی فرماتے ہیں

احادیث میں مومنین کو کھانے کھلانے کی فضیلت بہت زیادہ وارد ہوئی ہے اور یہ رفع مشکلات اور نجات مشکلات دینوی و دنیاوی کا باعث ہے۔ (اسرار معراج)

عملِ فقہا

سرکات آیت اللہ میرزا عالی ایزدی کے والد بزرگوار سرکار علامہ الحاج محمد رحیم قدس سرہ آبگوشتی کے نام سے معروف تھے اور اس کا باعث یہ تھا کہ وہ امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت زیادہ عقیدت رکھتے تھے اور باقاعدگی سے زیارت عاشور پڑھتے تھے اور اس کے بعد مسجد گنج میں ہر روز نماز جماعت کے بعد ایک مجلس منعقد کرتے جس میں ایک یا دو آدمی

Presented By: https://jafrilibrary.com

مصائب بیان کرتے۔ مجلس کے بعد وہاں دستر خوان بچھتا اور وہاں عزاداروں میں نان اور آب و گوشت کا لنگر تقسیم ہوتا اور اگر کوئی چاہتا کہ میں اپنے ساتھ گھر لے جاؤں تو اس کو گھر کے لئے بھی دے دیتے۔ سرکار حجۃ الاسلام الحاج علی میر خلف زادہ نے ان سے متعلق کرامات میں بھی قلمبند کیا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: کتاب کرامات الحسینیہ ص ۲۷، مطبوعہ ایران

نیاز اور ماتم کا فائدہ

سید جلیل ڈاکٹر اسماعیل مجاب کہتے ہیں کہ جس زمانے میں ہندوستان تھا تو میں نے دیکھا کہ بعض ہندو بھی سید الشہداءؑ کے معتقد تھے اور بعض ان میں روز عاشور شیعوں کے ذریعے شربت فالودہ اور آئسکریم عزاداروں میں تقسیم کراتے ان میں سے ایک اس کے علاوہ عزاداروں کے ساتھ مل کر ماتم بھی کرتا تھا جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے رشتہ دار ہندوؤں نے اس کو جلانا چاہا لیکن آگ نہ لگی تو انھوں نے شیعہ کے حوالے کیا اور کہا کہ یہ تمہارے حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماتم کے باعث بچ گیا ہے اس کو اپنے قبرستان میں دفن کر دو اصل بات یہ ہے کہ امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے آتش خاموش ہو گئی اور یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا (سورۂ انبیا، آیت ۶۹) کا مظاہرہ دیکھا گیا۔

ملاحظہ فرمائیں: کرامات حسینیہ، ج ۱ ص ۴۷/۴۸

توسل اولیاءؑ اور سیرت فقہاء

آیت اللہ سید محمد حجتؒ کا عمل

Presented By: https://jafrilibrary.com

مرحوم آیت اللہ العظمیٰ سید محمد حجت اعلیٰ اللہ مقامہ کے دور مرجعیت میں حالات بہت سخت ہو گئے تو مرحوم آیت اللہ نے چالیس طلاب جو کہ مہذب و متدین تھے ان کو حکم دیا کہ وہ مسجد جمکران میں جائیں اور وہاں زیارت عاشور با صد سلام ولعن بر دشمنان اور دعائے علقمہ پڑھیں اور باب الحوائج حضرت موسیٰ بن جعفرؑ، حضرت عباس اور حضرت علی اصغرؑ سے متوسل ہوں اور نزول باران اور رفع گرانی کے لئے دعا کریں جب انہوں نے ایسا عمل کیا تو فوراً اثر ہوا۔(کریمہ اہلبیتؑ ص ۴۸۱ ،مطبوعہ قم مقدسہ، ایران)

توسل حضرت زینب کُبریٰ سلام اللہ علیہا

سرکار حجت الاسلام سید محمد رضوی نے فرمایا ہے کہ کسی حاجت کے پورا ہونے کے لئے ۶۹ روپے نکال کر الگ کرے اور منت مانے کہ یہ حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی نذر ہے۔ جب میرا کام ہو گیا تو یہ کسی سیدانی کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ انشاءاللہ کام ہو جائے گا۔

ملاحظہ فرمائیں: تحفۃ الرضویہ فی مجربات امامیہ، مطبوعہ ایران

توسل حضرت بلال رضی اللہ عنہ

حجت الاسلام سید محمد رضوی نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی بندہ رفع مشکلات کے لئے منت مانے روح حضرت بلال حبشیؓ کی طرف متوجہ ہو کر میری یہ تکلیف دور ہو جائے اور میں کچھ قرآن کی سورتیں برائے ہدیہ ثواب حضرت بلال حبشیؓ کے لئے پڑھوں گا تو انشاءاللہ مشکل دور ہو جائے گی۔ رفع مشکل کے بعد قرآن پڑھ کر بخشے اور نذر بھی دے۔

ملاحظہ فرمائیں: تحفہ رضویہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

توسل حضرت ام البنین سلام اللہ علیہا

سرکار علامہ محمد رضا عبد الامیر انصاری فرماتے ہیں کہ اگر کوئی درماندہ حضرت ام البنین سلام اللہ علیہا سے مدد مانگے اور ان کا توسل اختیار کرے تو اگر بیمار ہوگا تو اسے شفا مل جائے گی اور اگر کوئی اندھیرے گھر والا توسل کرے گا تو اس کا گھر روشن ہو جائے گا اولاد مل جائے گی توسل کرنے والے کو چاہیے کہ وہ حضرت ام البنین سلام اللہ علیہا کی نذر دسترخوان کرے اور جو بھی اس دسترخوان سے نذر کرے گا اور شہزادی کا واسطہ دے کر دعا مانگے گا خدا اس کی دعا مستجاب کرے گا پھر انہوں نے نذر ام البنین سلام اللہ علیہا کے موقع پر لکھا ہے کہ مجلس منعقد کرے کہ جس میں حضرت ام البنین سلام اللہ علیہا کے مصائب پڑھے جائیں تو خداوند عالم کو ام البنین سلام اللہ علیہا کا واسطہ دے کر جو بھی دعا مانگی جائے گی قبول ہوگی۔

ملاحظہ فرمائیں: زندگانی ام البنین سلام اللہ علیہا، ص ۱۲، مشہد مقدس، ایران

توسل باب الحوائج علی اصغر علیہ الصلوٰۃ والسلام

سرکار مورخ یگانہ علامہ الحاج آقائے عماد الدین حسین اصفہانی عماد زادہ فرماتے ہیں کہ بہت سارے علمائے اسلام نے مشکلات میں حضرت علی اصغر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے توسل کیا ہے ہمارے پدر بزرگوار نے زاہد و متقی بزرگوار علماء سے روایت کی ہے کہ مصیبتوں کو دور کرنے کے لئے حضرت علی اصغر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسل سے زیادہ مؤثر کوئی توسل نہیں تمام شیعہ بزرگ علماء کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ حضرت علی اصغر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متوسل ہوتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: زندگانی حضرت علی اصغر علیہ الصلوٰۃ والسلام، ص ۴۲۰، مطبوعہ ایران

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

توسل باب الحوائج علی اصغر علیہ الصلوٰۃ والسلام و حضرت ام رباب سلام اللہ علیہا

جلیل القدر فقہاء اور صاحب نظر علماء نے بیان فرمایا ہے حضرت علی اصغر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واسطہ دے کر جب دعا مانگی جائے تو فوراً قبول ہوتی ہے اسی طرح دو رکعت نماز ہدیہ حضرت ام رباب سلام اللہ علیہا پڑھے، سورۂ یٰسین کا ہدیہ کرے اور بی بی سلام اللہ علیہا کو اپنے بیٹے شہزادہ علی اصغر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واسطہ دے کر طلب حاجت کرے۔ دودھ اور شربت بچوں میں تقسیم کرے انشاء اللہ فوراً حاجت پوری ہوگی۔

یہ تمام نذورات اور منتیں نہ تو خلاف اسلام ہیں نہ خلاف شرع ہیں۔ بلکہ اس گئے گزرے الحادی دور میں حرز ایمان اور حصول عرفان کا باعث ہیں اور نہ ہی اس پر غیر شیعہ تنقید کر سکتے ہیں اس لئے کہ خود دیوبندی بریلوی حتیٰ کہ غیر مقلد اہلحدیث مکتب فکر کے علماء بھی انکے قائل ہیں سوائے خوارج کے مخصوص طبقہ کے۔ اب ہم بتائید معصومین علیہم السلام منت اور نذر کے ثبوت جلیل القدر علمائے اہلسنت کے اقوال پیش کرتے ہیں۔

نذر و نیاز اور علماء اہلسنت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا جانور ذبح کرنا

سرکار کائنات امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مقدس کے بعد مولائے کائنات امام اولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم حضورؐ کی طرف سے قربانی دیتے رہے۔

حدثنا محمد بن عبدی المحار بی الکوفی ثنا شریک عن ابی الحسناء

Presented By: https://jafrilibrary.com

عن الحکم عن حنش انه کان یضی بیکشین احد هما عن النبی صلی الله علیه و آلهٖ وسلم و الاخر عن نفسه فقیل له فقال امر نی به یعنی النبی صلی الله علیه و آلهٖ وسلم اوغه ابدا

ملاحظہ فرمائیں: ترمذی شریف مترجم ا/۵۳۰، ابودوٗد شریف ج۲،ص ۲۹

ترجمہ: محمد بن محاربی کوفی شریک ابی حسناء حکم حنش سے روایت کرتے ہیں امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم دومینڈھوں کو ذبح فرمایا کرتے۔ ایک دنبہ پہلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے ذبح فرماتے اس کے بعد دوسرا اپنی طرف سے ذبح فرماتے آپ سے کسی نے اس کا سبب پوچھا تو مولائے کائنات نے جواب ارشاد فرمایا کہ مجھے اس کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے اسے ہمیشہ یاد رکھتا ہوں۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے بکری کی نذر

امام محمد تلمیذ امام اعظم فرماتے ہیں

ترجمہ: کہا خبر دی ابوحنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت بیان کی عطا ابن ابی رباح نے عبداللہ بن رواحہ سے کہا انھوں نے اپنی بکریوں سے ایک بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے نامزد کر رکھی تھی اور اپنی لونڈی کو وصیت کی کہ اس بکری کی نگہبانی کرے چنانچہ وہ اس کی نگہبانی کرتی تھی اور جب وہ بکریوں میں آتے تو اس بکری کی طرف دیکھتے تھے یہاں تک کہ وہ خوب موٹی اور فربہ ہوگئی۔

ملاحظہ فرمائیں: کتاب الآثار باب الایمان،ص ۱۷۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کے لئے بکری ذبح کرنا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی کے گھر تشریف لے گئے تو پہلے اس نے آپ کی خدمت میں کھجوروں کے خوشے پیش کئے پھر آپؐ کے لئے بکری ذبح فرمائی۔حدیث کے الفاظ ہیں

و ذبح لهم فاكلوا من الشاة

ملاحظہ فرمائیں: مسلم شریف مشکوۃ شریف، ص ۱۰۹/۲

ترجمہ: اور ذبح کی ان کے لئے پس کھایا

عن جابر قال خرج رسول الله صلى الله عليه و آلہٖ وسلم و انا معه مدخل على امراة من الانصار فذبحت له شاة

ملاحظہ فرمائیں: ترمذی شریف، ص ۳۷/۱

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نکلے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور میں ساتھ تھا پس تشریف لے گئے انصاری کی ایک عورت کے گھر پس اس نے ذبح کی بکری ان کے لئے۔

ابوایوب انصاری حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔

المعجم الصغير للطبرانی (مطبوعہ دہلی، ص ۳۶)

ترجمہ: یارسولؐ اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ رطب اور بسر اور تمر سے کھائیں اور میں ذبح کروں گا آپ کے لئے بکری، پس آپ نے فرمایا اگر تو ذبح کرے تو دودھ والی سے بچنا اس نے پکڑا بکری کا بچہ نر یا مادہ پس اس نے اسے ذبح کیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

عرس کا ثبوت

ترجمہ: گیارہویں شریف کا ذکر تھا ارشاد ہوا کہ گیارہویں شریف کی اصلیت یہ تھی (شیخ عبدالقادی جیلانی) کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چالیسویں کا ختم ہمیشہ گیارہ ربیع الثانی کو کیا کرتے تھے۔ وہ نیاز اتنی مقبول ہوئی کہ اس کے بعد ہر مہینے سرکار اور پھر دوسرے لوگ بھی حضرت غوث پاک کی اتباع میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گیارہویں شریف منانے لگے

ملاحظہ فرمائیں: قرہ الناظر وخلاصۃ الفاخرہ ص ۱۱، مولف امام یافعی

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مکتوبات مرزا مظہر جان جاناں سے ایک مکتوب نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبے میں بیٹھے ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبندی دوزانو اور حضرت جنیدؒ تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں استغناء ماسوا اللہ اور کیفیات فناء آپس میں جلوہ نما ہیں۔

میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ ہم امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے استقبال کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بالیں حضرت علیؑ نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت وعظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا میں نے پوچھا کہ کون ہیں تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اویس قرنیؒ ہیں۔ پھر ایک حجرہ ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہو گئے میں نے اس کی وجہ پوچھی تو ایک شخص نے کہا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

امروز عرس حضرت غوث الثقلین است بتقریب عرس بروند

ملاحظہ فرمائیں: کلمات طیبات شاہ ولی اللہ، ص ۷۸

ختم پنجتن پاکؑ

شیخ احمد سرہندی کا طریقہ

پیش ازیں بچند سال ادب فقیر آن بودہ کہ اگر طعام می پخت مخصوص روحانیت مطہرہ آل عبا می ساخت ''و بآں سرورؐ'' حضرت امیر و حضرت فامہ امامین رامنہم میکر علیہم الصلوۃ التسلیمات

(مکتوبات حصہ ششم دفتر دوم مکتوب ۳۶، ص ۸۵، مجدد الف ثانی)

ترجمہ: اس سے چند سال پہلے فقیر کی عادت تھی کہ کھانا پکاتا تھا تو آل عباسؑ کی روحانیت کے لئے مخصوص کرتا تھا اور اہل ثواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حضرت حسنین امام کریمینؑ کو ملاتا تھا۔

ترجمہ: خبر دی مجھ کو میرے والد نے کہا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف کے دنوں میں کھانا پکایا کرتا تھا پس ان سالوں میں ایک ایک سال میرے پاس طعام تیار کرنے کے لئے کوئی چیز نہ تھی پس میں نے بھنے ہوئے چنے لوگوں میں تقسیم کر دیئے ہیں میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں میں یہ چنے تھے اور آپ کا چہرہ ہشاش بشاش ہے۔

(درالثمین فی مبشرات نبی الامین، ص ۴۰، انفاس العارفین، ص ۲۸، شاہ ولی اللہ)

Presented By: https://jafrilibrary.com

طریقہ ختم عند اہل سنت

پس ازاں سی صد وشصت مرتبہ سورہ الم نشرح خوانند پس دعا مذکورہ صد وشصت بار بخوانند پس وہ مرتبہ درود بخوانند ختم تمام کنندے راقدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند

ملاحظہ فرمائیں: الانتباہ فی سلاسل اولیاء ص۱۱۴، شاہ ولی اللہ

بعد ازاں تین سو ساٹھ مرتبہ الم نشرح پڑھے پھر دعا کو ایک سو ساٹھ مرتبہ پڑھے پھر دس مرتبہ درود شریف اور ختم شریف پورا کریں اور قدرے شیرینی پر فاتحہ شریف عموماً خواجگان چشت کے نام پڑھے۔

وشیر برنج بناء بر فاتحہ بزرگے بقصد ایصال ثواب بروح ایشان پزند بخورانند مضائقہ نیست جائز است واگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شود غنیاراہم خوردن جائز است

ملاحظہ فرمائیں: زبدۃ النصائح مصنفہ شاہ ولی اللہؒ ص۱۳۲

ترجمہ اور دودھ چاول کی کھیر اس بزرگ کی روح کی ایصال ثواب کی غرض سے پکائے کھا لینے میں مضائقہ نہیں ہے جائز ہے اور اگر اس بزرگ کی فاتحہ دلائی ہے تو اس کا کھانا اغنیاء کے لئے بھی جائز ہے۔

حضرت امیرؑ و ذریت طاہرہؑ اور تمام امت بر مثال پیراں و رشداں می پرتند امور تکوینیہ راوابستہ می دانند و فاتحہ و درود صدقا تو نذر بنام ایشان رائج و معمول گردید چناچہ جمیع اولیاء ہمیں معاملہ است

ملاحظہ فرمائیں: تحفہ اثناء عشریہ مطبوعہ دہلی ص۳۹۶، مصنفہ شاہ عبد العزیز

ترجمہ: حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور ان کی اولاد پاک کو تمام امت پیروں اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

مرشدوں کی طرح مانتی ہے اور امور تکوینیہ کو ان کے ساتھ وابستہ جانتی ہے اور فاتحہ درود صدقات ونذرران کے نام سے رائج ومعمول کرتے ہیں چنانچہ تمام اولیاء کا یہی معاملہ ہے۔

مولوی شاہ عبدالعزیز دہلوی کا بیان ہے کہ اگر کوئی شخص مالیدہ اور شیر برنج دودھ چاول کی کھیر کسی بزرگ کے فاتحہ کے لئے پکا کر کھلا دے تو اس سے اس بزرگ کی روح کو ثواب پہنچانا مقصود ہو تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں یہ جائز ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: فتاویٰ عزیزیہ، ج ا ص ۳۹

تبرک

جس کھانے کا ثواب حضرت امامین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ ودرود پڑھا جائے وہ کھانا تبرک ہو جاتا ہے اور اس کا کھانا بہت خوب ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: فتاویٰ عزیزیہ، ص ۱۶۷

مولوی شاہ عبدالعزیز دہلوی کا بیان

اہل قبور سے استمداد کرنا ایک ایسا امر ہے کہ مشائخ صوفیاء جو کہ اہل کشف وکمال سے ہیں ان کے نزدیک یہ کامل طور پر ثابت ہے حتیٰ کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ اکثر حضرات کی ارواح سے فیض حاصل ہوا ہے۔ چنانچہ امام شافعیؒ نے فرمایا کہ قبر امام موسیٰ کاظمؑ مجرب تریاق ہے دعا قبول ہونے کے لئے اور حجت الاسلام غزالی نے فرمایا ہے کہ جس سے حیات کی حالت میں استمداد کیا جاتا ہے اس سے اس کی موت کے بعد استمداد کیا جاتا ہے۔ امام راہبی نے فرمایا کہ جب زائر قبر کے پاس جاتا ہے اس کے نفس کو ایک خاص تعلق اس زائر کے ساتھ حاصل ہو جاتا ہے ان دونوں تعلق کے سبب سے ان دونوں نفوس کے درمیان تقابل معنوی

Presented By: https://jafrilibrary.com

حاصل ہوتا ہے اور علاقہ مخصوص اگر صاحب قبر کا نفس زیادہ قوی ہوتا ہے تو زائر کا نفس مستفیض ہوتا ہے اور اگر اس کے بالعکس ہوتا ہو تو استفاضہ بھی برعکس ہوتا ہے اور زرح مقاصد میں مذکور ہے کہ قبر کی زیارت میں نفع پایا جاتا ہے اس واسطے کہ بدن سے مفارقت کرنے کے بعد بھی نفس کا تعلق بدن کے ساتھ باقی رہتا ہے اور میت کا نفس کا تعلق اس تربت کے ساتھ بھی باقی رہتا ہے کہ جس میں وہ دفن کیا جاتا ہے جب زندہ اس تربت کی زیارت کرتا ہے اور میت کے نفس کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو دونوں نفوس میں تلاقی حاصل ہوتی ہے اور استفاضہ ہوتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: فتاویٰ عزیزیہ، ج۲، ص۱۰۷

اس بارے میں اختلاف ہے کہ امداد زندہ کی قوی ہے یا میت کی امداد سے یا اس کے برعکس بعض محققین کے نزدیک دوسی شق مختار ہے اور اس بارے میں بعض روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب متحیر ہو جاؤ تو چاہیے کہ مدد چاہو اصحاب قبور سے شیخ اجل شاہ عبدالحق محدث دہلی نے مشکوٰۃ کی شرح میں لکھا کہ نہیں پائی جاتی کتاب وسنت اور سلف صالحین کے اقوال میں کوئی ایسی چیز جو اس امداد استعانت کے مخالف ہو اور اس کو رد کرے اور حاصل کلام یہ ثابت ہوا ہے کہ روح باقی رہتی ہے اور اس کا ایک خاص تعلق بدن کے اجزاء کے ساتھ بدن سے مفارقت کرنے کے بعد اور اس بدن کی کیفیت متغیر ہونے کے بعد بھی باقی رہتا ہے کہ اس کا تعلق کیونکہ قبر کی زیارت کرنے کے لئے جو لوگ آتے ہیں ان کے احوال سے اس روح کو خبر ہوتی ہے اور کاملین کی ارواح کو بحالت حیات اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرب کا درجہ حاصل رہتا ہے اور اس وجہ سے ان

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی روح کرامات اور تصرفات اور استمداد اس میں مؤثر ہوتی ہے اور موت کے بعد بھی قرب کا درجہ باقی رہتا ہے اس وجہ سے تصرفات کی قوت بھی باقی رہتی ہے جس طرح حیات میں یہ قوت رہتی ہے کیونکہ اس وقت روح کا تعلق کلی بدن کے ساتھ رہتا ہے پھر موت کے بعد بھی تصرفات کی وہ قوت زیادہ ہو جاتی ہے تو ایسی حالت میں استمداد سے انکار کرنے کی کوئی صحیح وجہ نہیں معلوم ہوتی۔

ملاحظہ فرمائیں: فتاویٰ عزیزیہ، ص ۱۰۷، ج ۲

مجلس امام مظلوم

سال میں دو مجالس فقیر کے مقام پر ہوا کرتی ہیں مجلس ذکر وفات شریف اور مجلس شہادت حسین علیہ السلام اور یہ مجلس بروز عاشورا یا اس سے دو ایک دن قبل ہوتی ہے۔ چار پانچ سو بلکہ ہزار آدمی جمع ہوتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں اس کے بعد جب فقیر آتا ہے تو لوگ بیٹھتے ہیں اور فضائل حسنین علیہم السلام جو کہ حدیث شریف میں وارد ہے کا ذکر کیا جاتا ہے اور جو کچھ احادیث میں ان بزرگوں کی شہادت کا ذکر ہے اور روایات صحیحہ میں جو کچھ تفصیل بعض حالات کی ہے اور ان حضرات کے قاتلوں کی بدعنوانی کا بیان ہے ذکر کیا جاتا ہے۔

بعض تکالیف جو کہ ان حضرات کو ہوئیں جو کہ روایات معتبرہ سے ثابت ہیں بیان کی جاتی ہیں اور اس ضمن میں بعض مرثیہ جو جن و پری سے حضرت ام سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر صحابی نے سنا ہے وہ بھی ذکر کیا جاتا ہے اور وہ خواب ہائے وحشت ناک ذکر کئے جاتے ہیں جو حضرت ابن عباسؓ اور دیگر صحابی نے دیکھے تھے اس سے معلوم ہوا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے نہایت رنج ہوا۔ پھر ختم قرآن مجید کیا جاتا ہے اور چند آیات پڑھ

Presented By: https://jafrilibrary.com

کر کھانے کی جو چیز موجود ہوتی ہے اس پر فاتحہ کیا جاتا ہے اور اگر اس اثناء میں کوئی شخص خوش الحان سلام پڑھتا ہے یا شرعی طور پر مرثیہ پڑھنے کا اتفاق پیدا ہوتا ہے تو اکثر حاضرین مجلس اور اس فقیر کو بھی حالت گریہ ورقت طاری ہو جاتی ہے۔ اس قدر عمل میں آتا ہے اگر یہ سب فقیر کے نزدیک جائز نہ ہوتا ہرگز فقیر ان چیزوں پر اقدام نہ کرتا۔

ملاحظہ فرمائیں: فتاویٰ عزیزیہ، ج۱ ص۱۰۴/۱۰۵

نذر کا جواز

بعض آدمی جانداروں مثل گائے اور بکری اور مرغ وغیرہ کو بزرگوں کی قبروں پر بطریق نیاز دلاتے ہیں اور خادموں کو دیتے ہیں اور ذبح کی قید مطلق نہیں کرتے فقد شیرینی کی طرح نیاز کر کے چلے جاتے ہیں اور اس درسگاہ کے خدماء مختار ہیں۔ اگر چہ ذبح کریں اور اگر چاہیں بیچ دیں اس قسم میں بھی قباحت نہیں۔

ملاحظہ کریں: فتاویٰ شاہ رفیع الدین، ص۱۵

جو نذر نیاز مُردوں کے لئے کرتے ہیں وہ تین قسم کی ہے ایک تو عوام مومنین کے لئے اور وہ محمودہ ہے اس لئے کہ حصول ثواب اور دفعہ عذاب کے لئے مومنین کی اعانت ہے اور امر استقر لذنبك و للمومنين و المومنات (اور بخشش طلب کر اپنے خلاف اولیٰ کام کے لئے اور تمام مومنین مردوں اور عورتوں کے لئے) میں داخل ہے اور موتی کے لئے صدقہ کرنا حدیث میں بہت جگہ وارد ہوا ہے از آنجملہ سعد بن قبادہ رضی اللہ عنہ کا کنواں بنوانا اور اس کو اپنی والدہ کی ثواب رسائی کے لئے وقف کرنا اور ان کا کہنا ھذا لام سعد دوسری حدیث میں ہے تابعین کرام سے میت کی طرف سے چالیس روز کھانے کھلانے کو پسند

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرتے تھے اور اس کے شواہد بہت ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: فتاویٰ شاہ رفیع الدین، ص ١۵

دوسری قسم اولیاء کے لئے نذر ہے اگر نیت میں ان کے ساتھ تبرع و احسان ہے یقین ہے خدا کے دوستوں کے ساتھ احسان کرنا رضائے الٰہی کا موجب ہے اور امید ہے کہ وہ بدلے کی جگہ اس بخشے ہوئے سے زیادہ دیں گے اور اگر ان کی التجا کے ساتھ جناب الٰہی سے حاجت پوری ہونے کی نیت ہے ظاہر ہے کہ ان کی دعا ہماری دعا سے اور ان کی اطاعت مجاہدہ کی نسبت سے قبولیت میں زیادہ قریب ہے اور اس احسان کا طریقہ ہے کہ صرف خدا کے لئے دیں اور اس کا ثواب صدقہ کا حق ہے بطور تحفہ ان کو پہنچائیں اس لئے کے ثواب کا پہنچانا ثواب حاصل ہونے کے بغیر نہیں تو اس صورت میں یہ اولیاء اللہ کا ثواب کے لینے میں عبادت کرنے والے کے نائب ہیں نہ کہ معبود کے شریک اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ابتداء اس صدقہ کو اس شخص کی طرف سے دیں جیسا کہ جناب نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو وصیت فرمائی کہ جب تک زندہ رہو ہماری طرف سے قربانی کرتے رہو اور نیابت میں حج کا حکم دیا ہے کہ میت کی طرف سے واقع ہوگا اور اس کے مانند کہ وارث کے ادا کرنے سے نیابت مورث سے ساقط نہیں ہوتا۔

ملاحظہ فرمائیں: فتاویٰ شاہ رفیع الدین، ص ١٦

کوئی چیز بطریق تعبد بغیر تعین معطل نہ رکھیں تا کہ جو محتاج ہو چاہے لے جائے یہ بھی اباحت کی قسم سے ہے۔ جیسا کہ سبیل میں پانی کو تقریب عرس میں کھانے کو محتاجوں کے لئے مباح کرتے ہیں اور اس کا ثواب کسی کو پہنچاتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں: احکام الدین فتاویٰ شاہ رفیع الدین مترجم، ص ١٦/ ١٧، مطبوعہ لاہور

Presented By: https://jafrilibrary.com

شیخ محمد بن علی نے خزینۃ الاسرا میں لکھا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام بایزید بسطامیؒ، ابوالحسن خرقانی اور جوان کے بعد ہوئے کہ قضائے حاجات وحصول مرادات ورفع وبلا وقہر اعداء و حساد ورفع درجات ووصال قربات وظہور تجلیات میں استعمال اس فائدہ جلیلہ واسرار غریبہ کا تریاق مجرب۔

علامہ وحیدالزمان خان اہل حدیث کا بیان

(الف) طریقہ: سو بار استغفار پڑھے اور سات بار فاتحہ اور سو بار درود شریف اور ننانوے بار الم نشرح اور ایک ہزار بار سورۂ اخلاص پھر سات بار سورۂ فاتحہ پھر وقت تمام ہونے پر اس ختم کے سو بار درود پھر حاجت کا سوال کرے اور مقصود کا طلاب ہو باذن اللہ وہ حاجت پوری ہوگی اور چار دن سے تجاوز نہیں کرے گی اور سات دن تک اس طریق پر مداومت ضرور کرے۔

(ب) طریقہ: ایک طریقہ یہ ہے کہ سوا درود کے ہر چیز مع تسمیہ پڑھے فاتحہ سات بار، درود ایک سو بار، الم نشرح ۷۹ بار، اخلاص ایک ہزار بار، درود ایک ہزار بار پھر فاتحہ سات بار، درود ایک سو بار اور کسی قدر شرینی پر فاتحہ حضرت مشائخ پڑھ کر تقسیم کرے (واللہ اعلم)

ملاحظہ فرمائیں: الداؤ الدوا، مطبوعہ لاہور، ص ۱۱۱، تصنیف نواب صدیق حسن خان بھاپالی

اس کو مشائخ نے واسطے برآمد مہم کے مجرب سمجھا ہے۔ عروج دن تک پڑھے، بسم اللہ، فاتحہ و کلمہ تمجید و درود، سورۂ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر اور ثواب کا روح پرفتوح آنحضرت ومشائخ طریقت کو دے کر تقسیم کرے۔

ملاحظہ فرمائیں: الداء والدواء، ص ۱۱۲

Presented By: https://jafrilibrary.com

پہلے دو رکعت نماز پڑھیں ہر رکعت میں سورۃ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام کے یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑھے۔ اللهم صلى على محمد معين الجود و الكرم و على آل محمد و بارك وسلم پھر شرینی پر فاتحہ شیخ جیلانیؒ پڑھ کر تقسیم کرے۔

ملاحظہ فرمائیں: الداؤ الدواء ص ۱۱۲

ہم نے سطور بالا میں علماء دیوبند حتیٰ کہ مقلد اہل حدیث کی کتب سے بھی نذر و نیاز کا ثبوت پیش کر دیا ہے اب حقیقت آفتاب نصف النہار کی طرف واضح ہو چکی ہے کہ اولیا طاہرینؑ کی نذر و نیاز جملہ اہل اسلام کی کتب سے ثابت ہے اب رہ گیا معترض کا یہ کہنا کہ شہزادگان حضرت محمد وابراہیم فرزندان مسلم بن عقیل علیہم السلام کی نیاز پر معترض کا اعتراض وہ بھی تار عنکبوت سے زیادہ کمزور ہے اور اس کی جہالت پر دلیل ہے حضرات شہزادگان محمد وابراہیم فرزندان مسلم بن عقیل علیہم السلام کی نیاز غروب آفتاب کے وقت چوراستے میں تقسیم ہوتی ہے اس کا ایک معنوی پہلو بھی ہے وہ یہ کہ مظلوم شہزادے رات کو کوفہ کی گلیوں میں بے یار و مددگار تھے انسان ان کے مصائب کو ذہن میں رکھتے ہوئے جب ان سے توسل کرتا ہے تو دعا قبول ہو جاتی ہے معترض یہ خیال کہ چوک میں نیاز بانٹتے ہوئے بندہ جاہل لگتا ہے اور غیر مہذب یافتہ لگتا ہے تو پھر بعید نہیں کہ یہ دور جدید کا معترض کل احکام حج پر بھی اعتراض کرے کہ یہ کیا ہوا کہ سارے حاجی دو چادریں لپیٹے ہوئے اور سر منڈوائے ہوئے صفا ءمروہ کے درمیان دوڑ رہے ہیں۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے گا تو خروج دین کا باعث ہوگا۔ اگر حضرت ہاجرہ سلام اللہ علیہا کی تاسی میں صفاء مروہ کی سعی ہے تو پھر دین کے نگران کی تاسی میں بھی سبیلیں لگائی جاسکتی ہیں اور نذریں بھی دی جاسکتی ہیں۔ یاد رہے کہ کربلا والوں نے ہر مقام پر اپنی یاد قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

اقامت عزاء کا حکم

حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کا فرمان

واجب الاذعان

شیعتی یتیمان شر بتم ماء عذب فاذکرونی
او سمعتم بغریب او شہید فاندبونی
و انا السبط الذی من غیر جرم قتلونی
و یحرد الخیل بعد القتل عمداً سحقونی
لیتکم فی یوم عاشوراء جمیعاً تنظرونی
لیف استقی لطفلی فابوان یرحمونی
وسقوہ سہم یغی وض الماء المعین

یعنی اے شیعو جب تم ٹھنڈا پانی پیؤ تو میری پیاس یاد کرنا اور جب تم سنو کہ کوئی غریب پردیسی یا کسی قتیل کا نام تو مجھ پر نوحہ کرنا کاش کہ تم یوم عاشورا ہوتے دیکھتے کہ میرے شیرخوار علی اصغر علیہ السلام کی پیاس کس طرح بجھائی گئی۔

وما علینا الاالبلاغ

مجلس توسل حضرت قاسم علیہ السلام

عالم جلیل شمس المحد ثین علامہ سید ابوالحسن علی بن محمد بن حسین بن علی موسوی بحرانی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ کتب مناقب قدیمہ میں وارد ہے کہ آذر بائیجان کا ایک رئیس جس کا نام

Presented By: https://jafrilibrary.com

فضل بن عامر بن شیرویہ تھا۔ جس کی سات بیٹیاں اور سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔ جب وہ جوان ہوا شکار کے دوران گھوڑے سے گرا اور مرگیا۔ حاکم اپنے بیٹے کی میت کو محل سرا میں لایا اور اپنے حکیموں، طبیبوں، مشیروں اور وزیروں سے کہا اس کو زندہ کرو اس کا ایک مشیر قحید بن بن سلامہ کہنے لگا کہ مردہ زندہ حضرت مسیح نے کئے اور اب یہ کام رسولِ خداؐ کا جانشین ہی کر سکتا ہے اس لئے کہ ایک مرتبہ مدینہ میں تھا تو جانشین رسولؐ علی علیہ السلام نے ایک مردہ زندہ کیا اور وہاں فرمایا تھا کہ ہم میں سے جو بھی امام ہوگا وہ حلال مشکلات ما فی الضمیر کا جاننے والا اور مردے زندہ کرے گا اور یہ نشانی بتائی کہ جو مردے زندہ نہ کر سکے اور دل کے بھید سے واقف نہ ہو اور عالم امکان کا علم نہ رکھتا ہو وہ امام نہیں ہوسکتا۔

جب مشیر کا یہ بیان حاکم نے سنا تو اس کو امید کی کرن نظر آئی فوراً بولا کہ جانشین رسولؐ کو لاؤ بتایا گیا کہ حضرت علی علیہ السلام شہید ہو چکے ہیں اور مسند ولایت پر سبط اکبر حضرت امام حسن علیہ السلام رونق افروز ہیں حاکم نے سختی کی اور اصرار کیا کہ مولا مجتبیٰؑ تک رسائی کی جائے قحید بن سلامہ باغ میں آیا اور سجدے میں گر کر حضرتؑ کو پکارا اچانک حضرت حسن مجتبیٰؑ وہاں ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ شہزادے کی میت لے کر آجاؤ۔ قحید نے حضرتؑ کے قدموں پر سجدہ کیا اور محل میں آکر حاکم کو خوشخبری سنائی تابوت لے کر بمعہ مشیروں اور انبوہ کثیر کے باغ میں آئے مجتبیٰؑ نے عظمت اسلام شان پیغمبرؐ اور منزلت ولایت پر ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا اس کے بعد حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم محی النفوس ہے۔

نحن مثل الا علیٰ و آیت الکبریٰ وولاۃ امر اللّٰہ نحن قدرت المقتدرہ

ہم اس کے مظہر مثل اعلیٰ اور آیت الکبریٰ ہیں (یعنی ہم صفات خداوندی کے مظہر ہیں)

ہم والیان امر خدا اور اللہ کے قدرت مقتدرہ ہیں یہ فرما کر حضرتؑ نے اپنے پائے مبارک کی

Presented By: https://jafrilibrary.com

ٹھوکر تابوت کو ماری اور فرمایا قم باذن اللہ حسن بن علیؑ اسی لمحہ وہ شہزادہ زندہ ہوگیا اور بول اٹھا اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمد رسول اللّٰہ و اشھدان علیا و لی اللّٰہ و اشھد انك حجت اللّٰہ حاکم شہر آپ کے قدموں پر گرا گیا اور اقرار ولایت کیا حضرتؑ نے فرمایا اپنے سر کو اٹھا لو اقرار ولایت اور ہماری تعظیم کی بدولت اللہ تعالیٰ تجھے دنیا و آخرت میں سرفراز کرے گا اس نے بیش بہا تحائف اور ہدیے آپ کی خدمت میں پیش کئے اور اپنی بیٹی کا رشتہ بھی دیا جسے آنحضرتؑ نے قبول فرمایا اور اس شہزادی کو جس کا نام رملہ تھا با اعجاز مدینہ لے آئے اس شہزادی کے بطن سے ایک شہزادی پیدا ہوئی جس کا نام فروہ سلام اللہ علیہا رکھا گیا، شہزادی ہر وقت اس کو اپنے ساتھ رکھتی اور ایک لمحہ کے لئے بھی اسے اپنے سے جدا نہ کرتی حتیٰ کہ اہل مدینہ اور گھر والے ہاشمی شہزادی کو ام فروہ سلام اللہ علیہا کی کنیت سے پکارنے لگے دو سال کی عمر میں وہ شہزادی خالق حقیقی کے حضور جا پہنچی ایک دن ام فروہ نے اپنی خالی گود کا تذکرہ کیا تو مجتبیٰؑ نے فرمایا کہ کیا آپ چاہتی ہیں کہ آج ہی بیٹا تیری گود میں ہو مخدومہ نے کہا کہ جو میرے مردہ بھائی کو زندہ کرسکتا ہے اور ایک لمحہ میں مدینہ آیا اور آذر بائیجان میں حاضر ہوسکتا ہے اس کے لئے یہ مشکل نہیں ہے۔ مولاؑ نے اپنی ہتھیلی اپنی پیشانی پر پھیری اور پھر وہی ہتھیلی حضرت ام فروہ سلام اللہ علیہا کی پیشانی پر پھیری اور ایسا کلام فرمایا جس کے سمجھنے والا اُس لمحہ وہاں موجود نہ تھا جناب ام فروہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ میں نے سرخ سبز اور سفید انوار کو اپنے اردگرد دیکھا اور مجھے کوئی چیز نظر نہ آتی تھی ہر طرف اتنا شدید نور تھا کہ جس سے میری آنکھیں خیرہ ہوگئیں اتنے میں امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی آواز آئی کہ حجرے میں جائیں بی بی فرماتی ہیں کہ میں حجرے میں آئی اور اسی لمحہ ایک شہزادہ متولد ہوا جو کہ ناف بریدہ اور مختون تھا۔ حضرت ام کلثوم سلام اللہ علیہا اس شہزادے کو اٹھا کر حسن مجتبیٰؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے پاس آئیں آپ نے اس شہزادے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی اور اس کا نام قاسم علیہ السلام رکھا۔

اسلا م عليك يا قاسم اب الحسن الشهيد

ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ کشف الیقین فی اسرار المعصومین، ج ۵ ،ص ۲۴۵ ،مطبوعہ نجف اشرف

۲۔ علامہ ابراہیم بن بحرانی انوار القلوب ،ص ۴۲۵ ،مطبوعہ لبنان

۳۔ علامہ جلال الدین نیشاپوری ،قرۃ العیون ،ص ۱۲۷ ،مطبوعہ ایران ،چاپ قدیم

۴۔ علامہ حیدر کاظمینی مناقب امام حسنؑ ،ص ۶۷ ،مطبوعہ لکھنؤ

۵۔ احیاالاموات ص ۱۱۱/۱۱۳ ،مطبوعہ اسلام آباد

حضرت قاسم علیہ السلام کا امکنہ متعددہ میں ہونا

حضرت قاسم علیہ السلام کا سن مبارک ابھی پانچ سال کا تھا کہ حضرت مدینہ کے باہر باغ میں گئے اتنے میں مشہور منافق ابن الکواء وہاں پہنچا اور کہنے لگا کہ آپؑ آلِ محمد کا دعویٰ ہے کہ آپ علم غیب رکھتے ہیں تمام علوم قرآن صرف آپ ہی جانتے ہیں۔حضرت قاسم علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا تیرا سوال کیا ہے اور تو کیا کہنا چاہتا ہے مَیں بتا دوں یا خود بیان کرے گا۔ابن الکواء نے عرض کیا کہ اگر ایسا ہے تو قرآن کی آیت کی تفسیر چاہتا ہوں۔

اس نے سورۂ توبہ کی آیت پڑھی قُلِ اعۡمَلُوۡا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمۡ وَرَسُوۡلُهٗ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ (سورۂ توبہ کی آیت ۱۰۵) کہ تم عمل کرو تمہارے اعمال کو اللہ اس کا رسولؐ اور مومن دیکھ رہے ہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت نے فرمایا! تو کیا سمجھنا چاہتا ہے ابن الکواء نے عرض کیا مومنوں سے مراد کیا ہے سرکار نے فرمایا تو کیا سمجھتا ہے۔

ابن الکواء نے کہا میں سارے مسلمان مراد سمجھتا ہوں ہم سب

فرمایا اگر سارے مسلمان ہی اس سے مراد ہیں تو بتا تیری گھر میں تیری بیوی اس وقت کیا کر رہی ہے؟

اب الکواء نے عرض کیا مجھے کچھ علم نہیں

فرمایا میں بتاتا ہوں تیری بیوی اس وقت کیا کر رہی ہے اور اسکے پاس کون ہے؟

ابن الکواء نے عرض کیا آپ فرمائیں مومنون سے مراد کون ہے۔

آپ نے فرمایا یہاں آئمہ آل محمدؐ مراد ہیں میرے دادا امیر المومنینؑ، میرے والد بزرگوار امام حسن مجتبیٰؑ اور میرے چچا امام حسینؑ مراد ہیں۔

ابن الکواء نے کہا گویا س کا تو پھر یہ مطلب ہوا کہ جب بھی کوئی عمل کرتا ہے وہاں یہ آئمہ ہوتے ہیں۔

حضرت قاسم علیہ السلام نے فرمایا بے شک امام کل کائنات میں ہر جگہ حاضر ہے اور مخلوقات کے اعمال پر نگران گواہ ہے۔

ابن الکواء نے کہا آپ تو کم سن بچے ہیں بچوں والی بات کر رہے ہیں، ایک جسم آن واحد میں دوسری جگہ نہیں ہوسکتا یہ تو عقل کے خلاف ہے۔

حضرت قاسم علیہ السلام ابن الکواء کا اعتراض سن کر جلال میں آگئے اور ارشاد فرمایا: اے ابن الکواء۔

انظر الی یمینك دائیں طرف دیکھ

Presented By: https://jafrilibrary.com

ابن الکواء کہتا ہے میں نے دائیں طرف دیکھا تو حد نگاہ تک جہاں تک میری نگاہ گئی حضرت قاسم علیہ السلام ہی کو دیکھا۔

پھر دوبارہ ارشاد فرمایا: انظر الی یسارك بائیں طرف دیکھ، ابن الکواء نے دیکھا تو بائیں طرف حد نگاہ تک حضرت قاسم ہر جگہ موجود تھے۔

منکر مبہوت اور چکرا کر گرا اور کہا کہ فرزند رسولؐ یہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تو مجھے نہیں جان سکتا تو میرے دادا اور والد بزرگوار کو کیسے سمجھ سکتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں: انوار القلوب، ص ۴۲۸

قاسم رزق شہزادہ امیر قاسمؑ

حضرت قاسم علیہ السلام کا سن ابھی بہت چھوٹا تھا مدینہ سے باہر اپنے باغ میں تشریف لے گئے اتنے میں آپ کے شیعہ وہاں سے گزرے تو شبیہ مجتبیؑ کی زیارت کے لئے وہاں رک گئے اور حضرت سے معارف الٰہی کی تعلیم لیتے رہے جب کافی دیر ہوگئی تو انہوں نے اجازت مانگی کہ حضرت ہم جانا چاہتے ہیں تا کہ مدینہ جا کر اپنے طعام کا انتظام کریں۔

حضرت قاسم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم اس وقت بھوکے بھی ہو اور پیاسے بھی ہماری روایات یہ نہیں کہ کوئی بھوکا پیاسا ہمارے سامنے سے چلا جائے ابھی کھانا ملے گا۔ مومنین نے عرض کیا سردار یہ اس وقت ہونا ہے جب آپ کے ہمراہ توشہ دان ہوتے یا آپ اپنے مقام پر ہوتے، یہاں باغ میں آپ کے پاس وسائل نہیں ہیں۔ حضرت قاسم علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا میرا نام قاسم ہے انا القاسم میں تقسیم کرنے والا ہوں (ان ذوات مطہرہ کے ناموں میں بھی اسرار ہیں۔) ارشاد فرمایا: دائرہ میں بیٹھو وہ اسی طرح بیٹھ گئے۔ مظہر العجائب

Presented By: https://jafrilibrary.com

پوتے نے اشارہ فرمایا تو ہر آدمی کے سامنے طشت میں لذیز کھانا بھی پڑا تھا اور آب شیریں بھی۔ پھر ارشاد فرمایا اپنی جیب دیکھو ہر ایک کی جیب میں دس دس ہزار دینار بھی دیئے ہیں (انہوں نے دیکھا تو ایسا ہی تھا)

ملاحظہ فرمائیں: انوار القلوب، ص ۴۲۹

اللهم صلی محمد و آل محمد

اللهم صلی علی قاسم بن الحسن المجتبیٰ الشهید الغریب

شہادت شہزادہ قاسم علیہ السلام

جب اولاد امام حسینؑ کی باری آئی تو شہزادہ قاسم علیہ السلام سید الشہداء علیہ السلام کی بارگاہ ملکوتی میں حاضر ہوئے۔

اورعرض کیا چچا جان مجھے بھی اجازت جنگ دی جائے۔ آپ نے فرمایا۔ بیٹے تو میرے بھائی کی اولاد میں سے سب سے زیادہ ان سے مشابہ ہے۔ تجھے دیکھ کر مجھے تسلی ہوتی ہے میں چاہتا ہوں تو زندہ رہ جائے۔ شہزادہ یہ سن کر انتہائی افسردہ مغموم ہو کر بیٹھ گیا۔ اسی اثناء میں شدت غم سے شہزادہ نے اپنا سر گھٹنوں پر رکھا اور پریشان بیٹھ گیا کہ اچانک شہزادہ کو کوئی خیال آیا کہ دم آخر میرے بابا نے میرے بازو پر ایک تعویذ باندھا تھا اور فرمایا تھا بیٹے ہر طرف سے مصائب گھیر لیں تو اس تعویز کو کھول لینا شہزادہ نے جلدی سے تعویذ کھولا۔ دیکھا تو اس میں لکھا تھا۔

قاسم بیٹے میں تجھے وصیت کر رہا ہوں کہ جب چچا کو میدان کربلا میں دشمنوں میں گھرا ہوا دیکھنا تو جنگ سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیچھے نہ رہنا اور دشمنان خدا و رسول کے مقابلہ میں جان بچانے کا بخل نہ کرنا۔ اگر چچا کی طرف سے ایک مرتبہ اجازت نہ ملے تو بار بار اجازت مانگنا اور دائمی شہادت حاصل کر لینا۔

شہزادہ فرط مسرت سے جھوم کر اٹھا۔ چچا کے پاس آیا اور وہ وصیت آپ کے سامنے پیش کر دی۔ جب امام حسینؑ نے وہ خط دیکھا تو بے ساختہ گریہ کیا۔ آہ سرد کھینچی اور فرمایا:

ہاں بیٹے تیرے پاس بھی اپنے بابا کی وصیت ہے اور مجھے بھی اپنے بھائی کی وصیت ہے تیرے لئے ضروری ہے کہ اپنے باپ کی وصیت پر عمل کرے اور میرے لئے بھی ضروری ہے کہ اپنے بھائی کی وصیت کو پورا کروں۔

پھر آپ نے شہزادہ کا ہاتھ پکڑا۔ خیمہ میں لائے جناب عون بن جعفر اور جناب عباس علیہ السلام کو بلایا۔ جناب ام فروہ کو بلا کر پوچھا کیا قاسم کے نئے کپڑے ہیں؟ بی بی نے عرض کیا۔ نہیں پھر آپ نے ام المصائب زینب کبریٰ علیہ السلام اللہ علیہا سے فرمایا مجھے صندوق تبرکات لا کر دو۔

بی بی وہ صندوق لائیں آپ نے سامنے رکھی، اسے کھولا، اس سے امام حسن علیہ السلام کی قبا اور عمامہ نکالے۔ قبا پہنائی، عمامہ سر پر رکھا۔ پھر جناب فاطمہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کو بلایا اس شہزادی کے ہاتھ سے پکڑا، اسی خیمہ میں دونوں کا عقد کیا۔ پھر اپنی بیٹی کا ہاتھ پکڑ کر شہزادہ قاسم کے ہاتھ میں دے کر فرمایا:

لو بیٹا اب میں نے اپنے بھائی کی وصیت پر عمل کر دیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

شہزادہ نے جناب فاطمہؑ کا ہاتھ پکڑا۔ امام حسینؑ جناب عباسؑ اور جناب تینوں باہر چلے گئے۔ جنابِ قاسمؑ نے شہزادی کے دونوں ہاتھ پکڑ لیے پھر ایک ہاتھ اپنی پھوپھی جناب زینب سلام اللہ علیہا کے ہاتھ میں اور دوسرا ہاتھ اپنی ماں کے ہاتھ پر رکھ کر عرض کیا۔

پھوپھی جان! ماں جان! میرے چچا نے اپنے بھائی کی وصیت پوری کر دی اب مجھے اپنے بابا کی وصیت پوری کرنا ہے میری اس امانت کو سنبھال لو قیامت میں ملاقات ہو گی۔ خدا حافظ اس وقت شہزادی نے عرض کیا۔

قاسم آپ کو معلوم ہے کہ جنگ عین شباب میں آپ سے میری شادی ہوئی۔ جو تاریخ عالم کا انوکھا واقعہ ہے۔ آپ تشریف لے جا رہے ہیں۔ جب یہاں سے جائیں گے تو آپ کی لاش سے الوداع کرنے کی خاطر میرے پاس بھی کوئی علامت ہونی چاہیے۔ شہزادہ نے اپنی پھوپھی اور ماں کی موجودگی میں اپنی قمیض کا دامن پھاڑ کر کربلا کی دلہن کو دے کر فرمایا اس سے پہچان لینا اگر سالم نہ بچا تو پھر میں تمام شہداء سے ممتاز ہوں گا۔ میرا پہچاننا اس لئے آسان ہو گا کہ ہر رونے والے کو لاشہ ملے گا لیکن قاسم کا لاشہ تلاش کرنے سے بھی نہیں مل سکے گا۔

پھر شہزادہ مظلوم کربلا کے پاس آیا اور عرض کی چچا اب اجازت۔ آپ نے فرمایا: نہیں بیٹے ایسے نہیں۔ پہلے تو میں نے تجھے لباس عروسی پہنایا تھا۔ اب تجھے لباس موت پہنانا ہے۔

امام حسینؑ نے شہزادہ کی قمیض کے دونوں طرف چاک کفن کی مانند چاک کے لئے بغل تک کھلے کر دیئے۔ عمامہ کے دو ٹکڑے کیے اور ایک ٹکڑا سر پر باندھا دوسرا ٹکڑا چہرے پر ڈال دیا۔ تا کہ شدت دھوپ سے محفوظ رہے۔ تلوار کمر سے خود باندھی۔ پھر گھوڑے پر سوار کیا اور فرمایا:

بسم اللہ میرے بیٹے

Presented By: https://jafrilibrary.com

شہزادہ عمرابن سعد کے پاس آیا اور فرمایا۔ کیا تجھے خوف خدا نہیں ہے؟ اولاد رسولؐ پیاس سے جان بلب ہے اور تو نے پانی روک رکھا ہے۔

عمرابن سعد نے کہا

بیعت یزید اولاد رسول سے زیادہ ضروری ہے۔ شہزادہ نے مبارز طلبی کی ارزق شامی مقابلہ میں آیا اور واصل جہنم ہوا اس کے چار بیٹے آئے وہ بھی انجام کو پہنچے۔ شبیہ ابن سعد شامی نے چھپ کر وار کیا۔ شہزادہ زین پر نہ سنبھل سکا۔ پھر ہر طرف سے نیزوں اور تلواروں سے وار ہونے لگے، جسم نازنین ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔

علامہ مجلسی نے بحار میں لکھا ہے کہ شہزادہ قاسم پندرہ برس سے کمسن تھا۔

حمید ابن مسلم کہتا ہے کہ

بخدا میں وہ وقت نہیں بھولتا جب قاسم ابن حسن علیہ السلام اپنی کمسنی کے باوجود فوج یزید کے کسی بہادر کو اپنے قریب ہونے کی اجازت نہیں دے رہا تھا اور شیبہ نے چھپ کر نیزے کا وار کیا۔ پھر عمر ازدی نے سر پر تلوار سے وار کیا مجھے آج بھی شہزادہ کا سر دو حصوں میں تقسیم نظر آ رہا ہے۔ صرف یہی ایک جملہ زبان سے نکل سکا یا اماہ ادرکنی

وہ منظر آج تک میری آنکھوں کے سامنے ہے جب ہر طرف سے گھوڑے دوڑا دیئے گئے۔

گھوڑوں نے شہزادہ کے سر اور سینہ اور پسلیوں کو اپنے سموں سے ریگزار کربلا پر بکھیر دیا۔

جب فرزند رسول اپنے اس نوشہ کا لاشہ لینے کو آئے تو انہیں کئی مقامات سے ٹکڑے اعضاء کو اکٹھا کرنا پڑا۔ میں بھی پیچھے پیچھے چلا گیا کہ دیکھوں اسے کہاں رکھتے ہیں۔

آپ اس خیمہ میں آئے جہاں علی اکبر اور دیگر بنی ہاشم کے لاشے رکھے گئے تھے۔ آپ نے قاسم کی لاش کے ٹکڑوں کو جوڑ کر علی اکبر کے پہلو میں رکھا۔ دونوں لاشوں کے درمیان بیٹھ

Presented By: https://jafrilibrary.com

گئے اور عرض کیا اللھم اشھد علی ھوالاء القوم

پھر مدینہ کی طرف رخ کر کے فرمایا: یـا جـداہ انـظـر ھذا شبیھتك ابنـی و ھذا قاسم ابن الحسنؑ

ملاحظہ فرمائیں: معالی السبطین، ج ۱ ص ۶۷۶

راقم السطور نے حرم مقدس رضوی مشہد مقدس میں ایک عالم دین سے سنا کہ جب مظلوم کربلا نے صحرا میں قاسمؑ کو صدا دی تو صحرا میں پھیلے ہوئے ٹکڑوں سے لبیک یا حسینؑ کی صدا آئی۔

حمید بن مسلم کہتا ہے میں نے دیکھا مظلوم کربلا کے علاوہ ایک معظّمہ اور تین بزرگوار ٹکڑے اٹھا رہے تھے۔ میں نے سید الشہداء سے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں؟ فرمایا میرا نانا رسولؐ اور بابا علیؑ اور بھائی حسنؑ اور میری والدہ کربلا میں آئے ہیں جو ٹکڑے اٹھا رہے تھے۔

الا لعنۃ اللّٰہ علی القوم الظالمین

وسیعلم الذین ظلمو آ ای منقلب ینقلبون

☆☆☆

شادی حضرت قاسم علیہ السلام

حضرت قاسم علیہ السلام کی حضرت فاطمہ بن الحسین سلام اللہ علیہا کی عروسی ایک جداگانہ تشخص وانفرادیت رکھتی ہے۔

حضرت سیدہ فاطمہ صدیقہ کبریٰ سلام اللہ علیہا کی عروسی کے موقع پر جنت کو سجایا گیا حورالعین نے نغمے اور طٰہٰ، طواسین کے قصیدے پڑھے۔ طوبیٰ کے درخت سے پروانہ جنت نثار کئے ہیں فرشتوں اور حورالعین نے خوشیاں منائیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲ مگر فاطمہ کبریٰ بنت حسین علیہ السلام کی عروسی پر بہشت میں کہرام ماتم بپا ہوا۔ حور العین نے سر وسینہ کو پیٹا آسمان سے خون کی بارش ہوئی۔

۳ ہر عروسی (شادی) کے موقع پر کچھ اہم تقریبات ہوتی ہیں

۴ محفل نکاح، شربت اور مٹھائی باراتیوں میں تقسیم کی جاتی ہے۔

۵ دولہا، دلہن کو مہندی لگائی جاتی ہے، ہلہ گلہ خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ دعوت ولیمہ ہوتی ہے، دلہا، دلہن کو نئے خوبصورت لباس پہنائے جاتے ہیں۔

۶ مگر حضرت قاسم علیہ السلام کی شادی کی تقریبات کا رنگ جدا ہے۔ محفل عقد، محفل نکاح، خیمہ گاہ میں ہوئی، نکاح حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت علی ابن الحسین سجاد علیہ السلام نے پڑھا۔ حجلہ عروسی کربلا میں آج بھی موجود ہے۔ مگر دولہا قتل گاہ میں، دلہن خیمہ گاہ میں تھی مگر خیمہ جل گیا۔ دلہا قتل گاہ میں لاش پر گھوڑے دوڑے اور حنا بندی کیسے ہوئی۔

۷ دلہا کی حنا بندی میدان کربلا میں ہوئی۔ صرف ہاتھوں پر مہندی نہیں لگائی سارا جسم اقدس ہی خون پاک سے رنگین ہو گیا۔

۸ دلہن کی حنا بندی خیمہ گاہ میں ضرور ہوئی جب ظالموں نے گوشوارے بے دردی کے ساتھ کانوں سے اتارے، دلہن پاک نے درد سے کانوں پر ہاتھ رکھا تو کانوں کے خون سے ہاتھوں میں مہندی لگ گئی۔

۹ دولہا کو سیج پر بٹھاتے ہیں، پھولوں کی سیج پر دولھا سوتا ہے، کربلا کے دولہا کے پھول سلطان کربلا نے عبا میں اکٹھے کئے تھے مظلوم کربلا نے خیمہ گاہ میں پھول کھولے تو ماتم کا کہرام بپا ہو گیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱۰ دولہا حجلہ میں جاتا ہے، باراتی گھر میں نغمہ سرائی کرتے ہیں، لڑکیاں شادی کے گیت گاتی ہیں۔ مگر جب کربلا کا دولہا خیمہ گاہ میں آیا شہزادیوں نے سروں میں خاک کربلا ڈال کر ماتم شروع کیا۔ قاسمؑ کا نوحہ بلند ہوا۔

۱۱ داماد کا ماتھا چوم کر مبارک باد دی جاتی ہے، مظلوم کربلا نے قاسمؑ کا ماتھا چوم کر فرمایا: قاسمؑ بیٹا تیرے والد بزرگوار کی وصیت پوری ہوگئی۔ افسوس تو دولہا بنے گا مگر تیری لاش پر گھوڑے دوڑائے جائیں گے۔

۱۲ دولہا کو خاص قسم کی پگڑی باندھی جاتی ہے، خیمہ گاہ میں نکاح کے وقت پگڑی ضرور باندھی مگر جب دولہا کے سرِ اقدس پہ گرز لگا شہزادہ خاک کربلا پر تشریف لایا گھوڑے دوڑ گئے، حسنؑ کا باغ پامال ہوگیا عمامہ گھوڑوں کی نعلوں اور ٹاپوں تلے پرزے پرزے ہو گیا۔

۱۳ دلہن کو قیمتی لباس کے اوپر قیمتی شال اور چادر اس کے سر پر دی جاتی ہے۔ شادی کی شام کربلا میں شام غریباں ہوگی چادریں لٹ گئیں، برقعے چھن گئے تو دولہن نے پھوپھی بزرگوار سے سوال کیا کوئی کپڑا ہو خواہ پھٹا پرانا مجھے دیں کہ سر چھپالوں۔ سیدہ زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا نے فرمایا عمتك مثلك ، بیٹی تیری پھوپھی تیری طرح برہنہ ہے۔

۱۴ کربلا کے دولہا و دلہن میں ایک عجیب مشابہت ہے دولہا کو قتل گاہ میں تلوار کی ضربوں سے گرایا گیا ، دلہن کو خیمے گاہ میں سر پر نیزہ لگا تو شہزادی خاک پر گر گئی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

رخصتی کیسے ہوئی

۱ حضرت سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی رخصتی ہوئی حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے کاشانہ ولایت کی طرف جب سواری چلی تو حور العین نغمہ سرائی کر رہی تھیں، ہاشمی خواتین قصیدہ خوانی کر رہی تھیں۔ امہات المومنین رجز خوانی کر رہی تھیں۔ اما مها ابو ها عن یمینها جبرائیل و عن شما لیها میکائیل و مع کل واجد سبعون الف ملك مخدومہ کائنات کی سواری کے سامنے خود سرور کائنات خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل رہے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام امین دائیں طرف تھے اور میکائیل علیہ السلام بائیں طرف تھے اور ہر ایک کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے۔

۲ روز عاشور صبح جب رسم عقد ہوئی تو خیمہ گاہ میں جہیز کی ہر چیز موجود تھی، شام کو سارا جہیز کفار نے لوٹ لیا تھا اور خیمہ عروسی جل چکا تھا۔ شادی کے نغمے نہیں تھے شادی کے رجز نہیں تھے بلکہ اولاد پیغمبران نوحہ پڑھتی ہوئی ماتم میں مصروف تھیں۔ بے مقنعہ و چادر بے پالان اونٹ پر شہزادی سوار تھیں ہاتھوں میں لوہے کی زنجیریں تھیں فوج اشقیاء کے خونخوار سپاہیوں نے نیزوں پر اولاد پیغمبرؐ کے سر بلند کئے ہوئے تھے، سواریوں کو دوڑا کر تازیانے برسا رہے تھے۔

۳ شادی کے نغموں کی جگہ نوحہ بلند ہو رہا تھا یہ فرزند پیغمبر حسینؑ خاک کربلا پر خون میں غلطاں پڑا ہے۔

۴ عرب کی خواتین حجلہ عروسی کے پاس ایک مخصوص قسم کی آواز بلند کرتی ہیں مگر کربلا کے قتل گاہ میں نوحہ ماتم کی صدا بلند ہو رہی تھی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

۵ یہ قاعدہ ہے کہ داماد کو بہترین لباس پہنایا جاتا ہے، عالی شان کرسی یا تخت پر اس کو بٹھاتے ہیں اس کے اوپر ایک بڑی چادر ڈالتے ہیں جس کے چاروں گوشوں کو دولہا کے دوست پکڑ کر دولہا کے سر پر سایہ فگن کرتے ہیں۔ مگر کربلا کے دولہا کا لباس لٹ گیا، عمامہ پھٹ گیا، صحرا کربلا کی تپتی ریت پر بے گور وکفن دولہا پڑا تھا اور دولہن کے سر پر چادر نہ تھی۔

۶ دولہا اور دولہن پر پھول برسائے جاتے ہیں مگر جب قاسمؑ کی بارات چلی تو باراتیوں پر پھول کی جگہ کہیں پتھر برسائے گئے کہیں دھکتے ہوئے انگارے پھینکے گئے۔ دمشق کے محلّہ نمک منڈی سے جب بارات قاسمؑ گزری تو زخموں پر نمک پھینکا گیا۔

﴿اناللہ و انا الیہ راجعون﴾

ماخوذ: مجالسِ امام حسین علیہ السلام، صفحہ نمبر ۱۷۷مطبوعہ کراچی، آیت اللہ شیخ جعفر شوستریؒ

تذکرۃ الشہدأ، جلد اول، صفحہ ۴۲۰ تا ۴۲۱، آیت اللہ حبیب اللہ کاشانی

السلام علی القاسم بن الحسین بن علی المضروب علی هامته، المسلوب لامته حين نادى الحسين عليه السلام عمه فجلى عليه كالصقر وهو يفحص بر جليه التراب و الحسين عليه السلام يقول: بعداً لقوم قتلوك، ومن خصمهم يوم القيامة جدك و ابوك ثم قال: عزو اللّه على عمك ان تدعوه فلايجيبك، او ان يجيبك و انت قتيل جديل فلا ينفعك هذا و اللّه يوم كثر واتره، وقل ناصره، جعلنى اللّه معكما يوم جمعكما و بوانى مبواكما، ولعن اللّه قاتلك عمرو سعيد بن عروه بن نفيل الازدى و اصلاه جحيما، و اعد له عذابا اليما

Presented By: https://jafrilibrary.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

☆ موضوع: توسّل شہزادہ حضرت قاسم ابن الحسن علیہ السلام

☆ تالیف و تحقیق: علامہ آغا السید محمد ابوالحسن موسوی مشہدی

☆ پروف ریڈر: وقار حسین علوی

☆ کمپوزر: علیم اشرف 0336-5060552

☆ طبع اول: 1416ھ

☆ طبع دوئم: 1420ھ

☆ طبع سوم: 1430ھ

☆ طبع چہارم: 1436ھ

☆ طبع پنجم: 1438ھ

☆ طبع ششم: 1441ھ

☆ ناشر: دارالتبلیغ الجعفریہ

پوسٹ بکس 1525

اسلام آباد

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com